آیاتہا ۱۵ ۔ سورۃ الشمس مکیۃ ۹۱ ۔ رکوعہا ۱

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا اور اس کی مشابہ سورتیں پڑھتے تھے۔(2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ وہ صبح کی نماز میں وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ اور وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا پڑھا کریں۔(3)

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم چاشت کی دو رکعتیں ان دو سورتوں یعنی وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا اور وَالضُّحٰى (الضحیٰ:1) کے ساتھ پڑھا کریں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (الاعلیٰ:1) اور وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا پڑھا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَ مَا بَنٰهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا ۝۶ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝۹ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

"قسم ہے آفتاب کی اور اس کی دھوپ کی۔ اور قسم ہے مہتاب کی جب وہ (غروب) آفتاب کے بعد آوے۔ اور قسم ہے دن کی جب آفتاب کو روشن کر دے۔ اور رات کی جب وہ اسے چھپالے۔ اور قسم ہے آسمان کی اور اسے

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ سنن نسائی، جلد 1، صفحہ 155، وزارت تعلیم اسلام آباد
3۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 299 (299)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

بنانے والے کی۔ اور زمین کی اور اس کو بچھانے والے کی۔ قسم ہے نفس کی اور اس کو درست کرنے والے کی۔ پھر اس کے دل میں ڈال دیا اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی کو۔ یقیناً فلاح پا گیا جس نے (اپنے نفس) کو پاک کر لیا۔ اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں دبا دیا۔ جھٹلایا قوم ثمود نے (اپنے پیغمبر کو) اپنی سرکشی کے باعث۔ جب اٹھ کھڑا ہوا ان میں سے ایک بڑا بد بخت۔ تو کہا انہیں اللہ کے رسول نے کہ (خبردار رہنا) اللہ کی اونٹنی اور اس کی پانی کی باری سے۔ پھر بھی انہوں نے جھٹلایا رسول کو اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ پس ہلاک کر دیا انہیں ان کے رب نے ان کے گناہ عظیم کے باعث اور سب کو پیوند خاک کر دیا۔ اور کوئی ڈر نہیں اللہ کو ان کے (تباہ کن) انجام کا"۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح تفسیر بیان فرمائی: وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور مہتاب کی جب کہ وہ آفتاب کے پیچھے آئے۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا اور قسم ہے دن کی جب وہ آفتاب کو روشن کر دے۔ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اسے بنانے والے کی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان کو بنایا ہے۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور اس کو بچھانے والے کی۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا فرمایا پھر اسے پہچان کرا دی اس کی شقاوت اور اس کی سعادت کی۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اسے گمراہ کر دیا۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عوفی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے: وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور قسم ہے مہتاب کی جب وہ دن کے پیچھے آتا ہے۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور اس کی جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا فرمائی۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا اور اسے طاعت و معصیت پر مطلع کر دیا۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ تَلٰهَا کا معنی پیچھے آنا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ذی حمامہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے میری عظیم مخلوق (رات کی تاریکی) میں ڈھک چکے ہیں اور رات کا خوف اور ڈر ہے۔ حالانکہ جس نے رات کو پیدا کیا ہے وہ یہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا میں اللہ تعالیٰ نے زمین کی قسم کھائی ہے۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا پھر خیر اور شر کو بیان فرما دیا۔(3)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 571 (3938)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 55-54-250، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 255

marfat.com

Marfat.com

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا کا معنی ہے پھر اسے آگاہ کر دیا اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی کے بارے۔(1)

امام احمد، مسلم، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے کہ جو عمل لوگ آج کرتے ہیں اور اس میں خوب محنت کرتے ہیں یہ وہ شے ہے جس کا ان کے بارے فیصلہ کیا جا چکا ہے اور وہ ان پر اتنی مقدار میں ہی پورا ہوتا ہے جتنا پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ یا دونوں میں وہ اس عمل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو ان کا نبی علیہ السلام ان پر لے کر آیا اور اس کو ان پر حجت بنایا گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ وہ شے ہے جس کا ان کے بارے فیصلہ کیا گیا ہے۔ تو اس نے عرض کی: پھر وہ عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جن دو منزلوں میں سے ایک کے لیے اسے پیدا کیا ہے اسے اس کے عمل کے لیے بھی تیار کیا ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا(2)

امام طبرانی، ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرماتے تھے تو آپ توقف فرماتے۔ پھر یہ کہتے۔ ''اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا وَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا'' (اے اللہ! مجھے نفس کا تقویٰ اور پارسائی عطا فرما۔ تو ہی اس کا کارساز اور اس کا مولیٰ ہے اور بہتر وہ ہے جس نے اس کا تزکیہ کیا)(3)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ نے یہ آیت پڑھی فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا اور پھر یہ کہا۔ ''اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا'' فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ ''اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا''(4)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورج ڈھلنے کے فوراً بعد نماز پڑھائی اور بلند آواز سے قرأت کی اور اس میں وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا اور وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى پڑھیں۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس نماز میں آپ کو کسی شے کا حکم دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ میں نے یہ چاہا کہ میں تمہیں وقت سے آگاہ کر دوں۔(5)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا اور مہتاب کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔ وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور دن کی جب وہ اسے روشن کر دے۔ وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا اور رات کی قسم جب وہ اسے ڈھانپ لے۔

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 571 (3939)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 256، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 291 (11495)، دارالفکر بیروت

4۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 350، قدیمی کتب خانہ کراچی 5۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 294 (2688)

marfat.com

Marfat.com

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اسے بنانے والے کی۔ فرمایا اللہ نے آسمان وزمین کو بنایا ہے۔ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا اور قسم ہے زمین کی اور اسے پھیلانے والے کی۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا فرمایا: پھر اسے اس کی شقاوت اور پارسائی کے بارے آگاہ کر دیا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا یقیناً فلاح پاگیا وہ جس نے اپنے نفس کو شریف بنالیا۔ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اسے گمراہ کر دیا۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ جھٹلایا قوم ثمود نے (اپنے پیغمبر کو) اپنی معصیت ونافرمانی کے سبب۔ وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان کے انجام کا کوئی خوف نہیں۔(1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا قسم ہے آفتاب کی اور اس کے روشن کرنے کی۔ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا اور مہتاب کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے۔ وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جاتا ہے۔ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نفس کی خلقت کو درست کیا اور اس میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں چھوڑا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا فرمایا: اس سے مراد دن ہے (یعنی قسم ہے آفتاب کی اور اس کے دن کی) وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا فرمایا: چاند کا ظہور آفتاب کے غروب ہونے کے بعد ہوتا ہے اور اس کے غروب کے بعد ہی مہتاب دکھائی دیتا ہے (یعنی قسم ہے مہتاب کی جب وہ غروب آفتاب کے بعد آوے) وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور قسم ہے دن کی جب وہ آفتاب پر چھا جاے۔ وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا اور قسم ہے رات کی جب وہ اسے چھپالے۔ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا اور قسم ہے آسمان کی اور جس نے اسے پیدا کیا۔ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا قسم ہے زمین کی اور جس نے اسے بچھایا۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا فرمایا: اس کے لیے نافرمانی کو پارسائی سے علیحدہ کا عمل کیا۔ قَدْ اَفْلَحَ اس آیت تک قسم واقع ہوئی۔ مَنْ زَكّٰىهَا فرمایا: جس نے خیر اور نیکی اور جدا کر کے بیان کیا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کے سبب نفس کو پاک کرلیا۔ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا فرمایا: یقیناً وہ نامراد ہوا جس نے گناہ اور فجور کے سبب اس کو خاک میں دبا دیا۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ فرمایا: جھٹلایا قوم ثمود نے سرکشی کے باعث۔ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا فرمایا: جب اٹھ کھڑا ہوا ان میں سے ایک بڑا بدبخت (امیر ثمود) فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اس اونٹنی اور اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اس پانی کی تقسیم کی ہے۔ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فرمایا: ہمارے لیے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹنے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ ان کے چھوٹوں اور بڑوں، ان کے مردوں اور عورتوں سب نے اس کا پیچھا کیا۔ پس جب قوم اس کی کونچیں کاٹنے میں شریک ہوگئی۔ تو ان کے گناہ عظیم کے باعث ان کے رب نے انہیں ہلاک کر دیا اور سب کو پیوند خاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کو ان کے اس انجام کا کوئی خوف نہیں۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 252,53,54,55,57,58,59,61، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 252,53,54,57,58,59,60

marfat.com

Marfat.com

امام عبد بن حمید نے حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا قسم ہے چاند کی جب وہ اس کے بعد آئے۔

ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قسم ہے چاند کی جب وہ غروب آفتاب کے بعد آئے۔

عبد بن حمید نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا قسم ہے زمین کی اور اسے بچھانے والے کی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اس کی خلقت کو درست کیا۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاَلْهَمَهَا کا معنی ہے: اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا سے مراد اس کی نافرمانی اور طاعت ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے اسی آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ نفس فاجرہ کے دل میں نافرمانی کو ڈال دیا اور نفس متقیہ کے دل میں تقویٰ اور پارسائی کو ڈال دیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ اسی آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے گمراہی سے رشد و ہدایت کو علیحدہ اور واضح کر دیا اور ہر نفس کے دل میں وہ ڈال دیا جس کے لیے اسے تخلیق فرمایا اور اس کے بارے جو لکھا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا الآیہ کے تحت حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ یقیناً وہ فلاح پا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا اور وہ نامراد ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے خاک میں دبا دیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت یہ تفسیر بیان کی ہے کہ یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور اس کی اصلاح کر لی اور وہ نامراد ہوا جس نے اسے ہلاک کیا اور اسے گمراہ کر دیا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے عمل صالح کے ساتھ اپنے نفس کو پاک کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے برے عمل کے ذریعے اپنے نفس کو خاک میں دبا دیا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مَنْ دَسّٰىهَا کا یہ معنی ذکر کیا ہے (یقیناً وہ نامراد ہوا) جس نے اپنے نفس کو گمراہ کر دیا۔

امام حسین نے الاستقامہ میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر نقل کی ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا یقیناً وہ فلاح پا گیا جس کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا یقیناً وہ نامراد ہوا جس کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں دبا دیا اور اسے گمراہ کر دیا۔ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا فرمایا: کسی کے پیچھے آنے والے (انجام) کا اللہ تعالیٰ کو کوئی خوف نہیں۔ (2)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 431 (3628)
1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 61-58-257

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ یقیناً وہ نامراد ہوا جس نے نفس کے ساتھ مکر کیا۔

امام ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ اور دیلمی نے جویبر کی سند سے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا الآیہ، وہ نفس فلاح پا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا اور وہ نامراد ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر خیر سے محروم کر دیا۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عذاب جو قوم ثمود پر آیا اس کا نام طغویٰ ہے۔ اور آپ نے مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ قوم ثمود نے اپنے عذاب کو جھٹلایا۔(2)

امام سعید بن منصور، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اور آپ نے اونٹنی کا ذکر کیا اور اس کا ذکر بھی کیا جس نے اس کی کونچیں کاٹی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے ایک بدخلق آدمی اٹھا جو اپنی جماعت میں ابوزمعہ کی مثل قوی اور طاقت ور تھا۔(3)

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بغوی اور ابونعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے لوگوں میں سے بڑے بدبخت کے بارے نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی۔ ایک ثمود کا وہ احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور دوسرا وہ جو تجھے اس مقام یعنی ہنسلی پر مارے گا۔ یہاں تک کہ اس سے یہ یعنی داڑھی جدا ہو جائیگی۔

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے اسی طرح کی حدیث حضرت صہیب اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا فرمایا: وہ ہمارا رب ہے جسے ان کے اس انجام کا کوئی خوف نہیں جو کچھ اس نے ان کے ساتھ کیا ہے۔(4)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں وہ اس کے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوا جو کچھ اس نے کیا۔(5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں وہ اس کے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوا۔(6)

1۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 211 (6400)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 259، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 261 5۔ ایضاً 6۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com